امریکا- اپنی تباہی کی طرف تیز رفتار سفر

دنیا کی تاریخ میں نسبتاً امریکہ ایک نیا ملک ہے۔ چند صدیاں ہی اس ملک پر گزری ہیں کہ وہ وجود میں آیا ہے بلکہ نیا تلاش شدہ ملک ہے۔ قدیم تاریخ اور قدیم کلچر نہ ہونے کے باوجود اس ملک کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ یہ ملک زراعت میں، صنعت میں، تجارت میں اور سب سے بڑھ کر جدید سائنس اور ٹیکنالوجی میں تمام ممالک پر سبقت لے گیا ہے، اس ملک کا چپہ چپہ آباد اور سرسبز ہے۔ آج کی دنیا میں اگر جنت نظیر کوئی ملک ہے تو یہی ہے۔ سکون واطمینان اور خوشحالی (دنوں نقطہ نظر سے) اس ملک کے باشندوں کو حاصل ہے۔ دنیا بھر کے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ جاکر آباد ہوں اور آسائش وآرام کے وسائل سے متمتع ہوں۔ پچھلے سالوں میں جب امریکہ نے ''گرین کارڈ'' دینے کا اعلان کیا اور کچھ متعین تعداد لوگوں کو امریکہ میں آباد ہونے کی پیشکش کی تو پوری دنیا میں ایک ہنگامہ خیز صورت حال سامنے آئی اور ہر ملک سے لاکھوں کی تعداد میں فارم بھرے گئے اور امریکہ جانے کے لئے لوگ بے تاب ہوگئے اور جس کا قرعہ نکلا وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنے لگا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ امریکہ کی خوشحالی اور وہاں کی عیاشی دنیا کے انسانوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

فطرت کا قانون ہے، اور یہ اٹل ہے اس میں تبدیلی نہیں آسکتی کہ جو ملک اس دنیا کو آباد اور سرسبز کرے گا، انسانوں کے اجتماعی مفادات کے لئے وسائل فراہم کرتا رہے گا' امن وسکون کی فضا کو قائم رکھ کر' عدل وانصاف کے عمومی تقاضاؤں کو پورا کرنے میں کوشاں ہوگا ایسے ملک کو اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے' اس کو دنوی نعمتوں سے نوازتا ہے، اس کو دنیا میں آزمائش کے طور پر بامِ عروج تک لے جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ملک غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ مگر جو ملک دنیا کی خوشحالی، انسانیت کے عمومی مفادات اور عالمی امن کے کردار سے منحرف ہوکر ظلم وجبر کے راستے پر چل پڑتا ہے، قتل وغارت گری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ انسانوں کے لئے اس کا وجود ظلم وتشدد اور دہشتگردی کی علامت بن جاتا ہے۔ اس کے فیصلے اور اس کے اقدامات انسانوں کی بھلائی کی بجائے ان کے بگاڑ، فساد اور ان کی دل آزاری کے موجب بنتے ہیں' ایسا ملک بالآخر تباہ وبرباد ہوجاتا ہے اور صفحہ ہستی پر، مشیت الٰہی کے قانون کے مطابق اس کے رہنے کا جواز ختم ہوجاتا ہے۔

خلافتِ راشدہ کے آخری خلیفہ راشد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشاد مبارک' قانون فطرت کی بہت صحیح ترجمانی کرتا ہے کہ: "الملک یبقیٰ مع الکفر ولا یبقیٰ مع الظلم"۔ ''ایک کافر اور غیرمسلم ملک فطرت کے اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے قائم رہ سکتا ہے مگر کوئی ایسا ملک جو ظلم وستم پر اتر آئے تو وہ اپنا وجود کھو دیتا ہے۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ امریکا، اپنے جمہوری قدروں کی پاسداری اور انصاف کے عمومی بہتر رویوں کے سبب گذشتہ صدیوں میں ترقی کرتا رہا' یہاں تک کہ وہ سپر پاور بن گیا۔ نصف صدی کی سرد جنگ کے بعد سویت یونین کے

فطری زوال کے سبب امریکہ واحد سپر قوت بن چکا ہے، مگر اس ترقی وعروج کے زمانے میں امریکۂ بجائے اس کے کہ وہ عجز وانکساری سے دنیا کی بہتر قیادت کرے، اب اس میں رعونت' تکبر' ضدیت اور جارحیت کے جراثیم پیدا ہو چکے ہیں۔ وہ انسانی اخلاق وکردار کو بالائے طاق رکھ کر' کھلم کھلا خدائی حدود کو پائمال کررہا ہے۔ وہ اس فرعونی نعرے کو اپنا رہا ہے جو کئی ہزار سال پہلے مصر میں ایک مغرور اور ظالم حکمران نے لگایا تھا کہ "اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی" (تم سب انسانوں کا میں ہی سب سے بڑا رب ہوں) آج امریکہ، اس کے حکمران' اس کے سرکاری دانشور اور اہل دماغ اسی راہ پر چل پڑے ہیں کہ دنیا کے ہم خداوند ہیں' سب انسان اور سب ممالک ہمارے غلام ہیں' دنیا کو ایک عالمی قانون ہم ہی دیں گے۔ دنیا کو اس کا قانون ماننا چاہیئے اور اس پر چلنا چاہیئے۔ دنیا میں بات صرف ہماری ہی ہوگی اور وہی مانی جائے گی۔ دنیا میں صرف ہم ہیں اور ہمارے سوا کوئی نہیں۔ امریکا نے بیسویں صدی کے نصف آخر میں اپنے رویوں میں بڑی تبدیلی پیدا کی ہے۔ وہ اب دنیا کے انسانوں کی خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والا ملک نہیں رہا ہے بلکہ استحصالی، استعماری قوتوں اور دہشت گردوں کا معاون بن کر' ایسا کردار ادا کررہا ہے جس کی وجہ سے اب پوری دنیا کے انسان اس سے نفرت کرنے لگے ہیں۔

یہ بات ایک مسلّم حقیقت اور بدیہی امر ہے کہ دنیا میں شیطانی کردار ادا کرنے والی سب سے بدتر قوم یہودی قوم ہے۔ اس قوم کے رگ وریشہ میں فساد، سازش اور فتنہ پروری بھری ہوئی ہے۔ اب وہ دنیا میں صحیح طور پر شیطان کی ایجنٹ بن کر یہ کام کررہی ہے۔ اصل شیطان انسانی شکل میں بیٹھ کر ان سے منصوبے بنواتا ہے۔ شیطان جیسا کہ ظاہر ہے، اس کی اصل عداوت اہل اسلام سے ہے اور وہ مسلمانوں کی تباہی وبربادی کی ہر سازش اور منصوبہ کو بروئے کار لانے کا پروگرام تیار کرتا ہے۔ اس کام میں اس کی سب سے زیادہ معاون یہودی قوم ہے۔ یہود کی بھی سب سے بڑی دشمنی اور عداوت صرف اہل اسلام سے ہے۔ "لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ آمَنُوا الْیَھُوْدَ" (القرآن) (ضرور بالضرور تم یہود کو اہل ایمان کا سب سے بڑا دشمن پاؤ گے)

بیسویں صدی میں انگریز سامراج نے اہلِ اسلام کی پیٹھ میں خنجر گھونپ کر اسرائیل کے نام سے ریاست قائم کردی۔ انگریز جب اپنی کالونیوں سے رخصت ہوا تو اسرائیلی حکومت کی سرپرستی امریکہ کے حوالے کردی۔ امریکہ کا یہ مسلم دشمن کردار اہل اسلام کبھی نہیں بھول سکتے کہ وہ گذشتہ نصف صدی سے مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل کو پال رہا ہے۔ اسرائیل بجائے خود ایک ناجائز ریاست ہے مگر اب اسے تمام جدید ہتھیار مہیا کیے گئے ہیں اور اسے ایک ایٹمی قوت بنایا گیا ہے۔ اسرائیل کی تمام دہشت گردی کی کاروائیوں کی سرپرستی امریکہ کررہا ہے۔ اسرائیل کے تحفظ کی خاطر ایران عراق جنگ کرائی گئی، بعد میں عراق پر بمباری کر کے اس کی قوت کو تہس نہس کردیا گیا۔ افغانستان میں ایک کمزور اسلامی ریاست کو بھی امریکہ نے برداشت نہیں کیا، بلکہ اس بے وسائل حکومت کو بھی اسرائیل کے لئے نتیجتاً خطرہ سمجھا گیا، اس لئے اس حکومت کا خاتمہ کرکے افغانستان کو کھنڈرات میں تبدیل کیا گیا۔ عالم اسلام میں برداری کی لہر اور جہادی تحریکوں کی وجہ سے اب ہر وقت اسرائیل کے وجود کو خطرہ محسوس ہونے لگا اور پھر

یہودی ایک عظیم تر اسرائیل کے قیام کا پرانا منصوبہ بھی اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ یہ منصوبہ پورا کرنے کے لئے وہ موجودہ ماحول سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کیونکہ امریکہ بھرپور اس کی پشت پر ہے اور خود امریکہ بھی مسلمان ممالک پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تاکہ مسلمانوں کی ابھرتی ہوئی اندرونی قوت کو، اس سے پہلے کہ وہ سیاسی قوت بن جائے' کچل دیا جائے۔ اب عراق پر حملہ' صرف عراق پر حملہ نہیں ہوگا بلکہ عالم اسلام پر حملہ کی یہ ایک ابتدائی شکل ہے۔

عراق پر حملہ ایک نہ ختم ہونے والی جنگ کا آغاز ہے۔ عالم اسلام اور عالم کفر کی جنگ کا یہ ابتدائی معرکہ ہے۔

امریکہ' اسرائیل کے تحفظ اور یہودی قوم کی سرپرستی اور ان کی وسیع تر ریاست کے منصوبے کی خاطر عالم اسلام میں جارحیت، ظلم وفساد اور مسلمانوں کا قتل عام کر کے ایک بہت بڑے ظلم کا مرتکب ہورہا ہے۔ امریکہ اس وقت ایک مجسم ظلم وفساد بن چکا ہے۔ وہ کسی اخلاق' قانون اور روایت کو خاطر میں نہیں لارہا ہے۔ غالبًا وہ اندھا اور بہرا بن چکا ہے۔ وہ نہ رائے عامہ کو دیکھنے کا روادار ہے اور نہ ہی اپنے حقیقی مفادات کو۔ اس کے سامنے صرف اسرائیلی مفادات ہیں اور وہ نشہ اقتدار میں بدمست ہوکر صرف عالم اسلام پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ اس کے پیش نظر ہے مسلم ممالک کو کھنڈرات میں تبدیل کرنا اور مسلم انقلابی قوت کو تہس نہس کرنا۔

مگر ہم امریکہ کو بتادینا چاہتے ہیں کہ ظلم' تکبر اور غرور کا نتیجہ اپنی تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ دنیا کی تاریخ میں ایسے بیشمار متکبر اور مغرور حکمران گزرے ہیں جن کا عمل اور رویہ آپ کے رویہ اور کردار کی مانند تھا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان سب کا غرور خاک میں ملادیا اور وہ سب صفحہ ہستی سے اس طرح مٹ گئے کہ اب ان کا نام ونشان تک باقی نہیں ہے۔ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيدٍ (سورہ حج) دنیا میں کتنی بستیاں، کتنی اقوام ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا، پس وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور (ان کے بہت سے) کنوے بیکار اور (بہت سے محلات) ویران پڑے ہیں۔

آپ بھی ان ظالموں اور متکبروں کے نقش قسم پر چل رہے ہیں، اپنی تباہی کی طرف آپ کا سفر تیز رفتاری سے جاری ہے، اس لئے آپ کا حشر ان سے ہرگز مختلف نہیں ہوگا۔

امریکہ یہ بات بھی سن لے کہ یہودی ایک سازشی اور بدطینت قوم ہے۔ اس قوم کے مفادات کی خاطر، آپ نے اور پوری عیسائی دنیا نے جس طرح جلدبازی کا مظاہرہ کر کے مسلمانوں سے لڑنے کا پروگرام بنایا ہوا ہے، اس کے ہولناک نتائج پوری عیسائی دنیا پر پڑیں گے درحقیقت یہ جنگ اہل اسلام اور یہود کے درمیان ہے اس میں عیسائی دنیا غلط طور پر ملوث ہوکر غلط کردار ادا کررہی ہے۔ اس جنگ میں یہودیوں کی تباہی وبربادی تو مقدر ہے' وہ تو ضرور تباہ وبرباد ہوکر رہیں گے، مگر عیسائی دنیا کو بھی ظلم وفساد اور غرور وتکبر کی بھاری سزا بھگتنی پڑے گی۔ خدا تعالیٰ کے اس قانون کے مطابق جو اس نے ظالمین اور متکبرین کے بارے میں بنارکھا ہے، عنقریب امریکہ اور اس کے حواری اور طفیلی اقوام بھی ضرور اس سے دوچار ہوجائیں گی۔

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں'